سوال

(268) بہن کی جائیداد سے ساس کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سائلہ بذریعہ ای میل سوال کرتی ہے ۔ کہ میری بہن نے مجھے کچھ رقم دو بیٹیوں کی شادی کے لئے دی تھی ۔ اب وہ فوت ہو چکی ہے ۔ اس کی ساس کا مطالبہ ہے کہ وہ رقم ہمارے حوالے کی جائے ۔ جبکہ مرحومہ کی دونوں بیٹیاں میرے پاس ہیں ۔ کیا بہن کی جائیداد سے ساس کو حصہ ملتا ہے کہ نہیں اگر نہیں تو میرے پا جو امانت ہے ۔ اسے کیا کروں وراثت کے طور پر تقسیم کردوں یا بیٹیوں کی شادی پر لگا دوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں دی گئی رقم کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں :

1 ۔ وہ رقم بطور وصیت ہو یعنی مرحومہ نے وصیت کے طور پر رقم اپنی بہن کو دی لیکن یہ اس لئے ناجائز ہے کہ وصیت ایسے شخص کے لیے کی جا سکتی ہے جو شرعی طور پر جائیداد کا وارث بن سکتا ہو ۔ بیٹیاں چونکہ اپنی والدہ کی متروکہ جائیداد سے حصہ پاتی ہیں اس لئے ان کے حق میں وصیت ناجائز ہے ۔

2 ۔ وہ رقم بطور عطیہ کے ہو یہ صورت بھی صحیح نہیں کیونکہ جس شخص کو عطیہ دیا جائے ۔ اسے چاہیے کہ عطیہ دینے والے کی موت سے پہلے پہلے اس پر قبضہ کرے مذکورہ صورت میں بیٹیوں کا اس رقم پر قبضہ نہیں ہوا بلکہ وہ تو ان کی خالہ کے پاس ہے ۔

3 ۔ تیسری صورت یہ ہے کہ مرحومہ نے بطور امانت کچھ رقم اپنی ہمشیرہ کے پاس رکھی تاکہ وہ بیٹیوں کی شادی پر اٹھنے والے اخراجات اس رقم سے پورے کرے لیکن وہ کی شادی سے پہلے فوت ہو چکی ہے اب یہ رقم اس کی متروکہ جائیداد شمار ہوگی اور اس میں ضابطہ میراث جاری ہوگا ہمارے نزدیک آخری صورت یہی ہے کہ اس رقم کو ورثاء میں تقسیم کردیا جائے جس کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

(الف) دو تہائی اس کی دونوں بیٹیوں کا حق ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :''اور اگر مرنے والے کی صرف لڑکیاں ہی ہوں اور وہ دو سے زیادہ ہوں ۔ تو انھیں متروکہ کا دو تہائی حصہ ملے گا۔''(4النساء :11)

اس آیت کریمہ میں اگرچہ دو سے زائد لڑکیوں کا بیان ہوا ہے تاہم دو لڑکیوں کا بھی یہی حکم ہے ۔ جیسا کہ حدیث میں ہے ۔ حضرت سعد بن ربیع غزوء احد میں شہید ہوگئے تو اس کی تمام

جائیداد پر اس کے بھائی نے قبضہ کرلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں لڑکیوں کو ان کے چچا سے دوثلث مال دلوایا۔ (ترمذی :الفروض 2092)

(ب) بیٹیوں کو دو تہائی دین کے بعد جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔ کیونکہ وہ بیٹیوں کی موجودگی میں عصبہ ہوتی ہے۔ اور عصبہ وارث مقررہ حصہ لینے والوں کا بچا ہوا لیتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ''کہ بہنیں بیٹیوں کی موجودگی میں بطور عصبہ وراثت پاتی ہیں۔ ''اگر مرحوم کی بہن اپنا حصہ لڑکیوں پر خرچ کرنا چاہتی ہے تو یہ اس کی صوابدید پر موقوف ہے۔

(ج) مرحومہ کی ساس کا رقم کا متعلق مطالبہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ وہ کسی صورت میں وارث نہیں بن سکتی۔ اسے چاہیے کہ وہ اپنے مطالبہ سے دستبر دار ہو لہذا ہمارا مشورہ ہے کہ اگر لڑکیاں بالغ ہو چکی ہیں۔ تو موجودہ رقم ان کے ہاتھ پیلے کرنے پر صرف کر دی جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:295